# جاگتے ہوئے نبی پاک ﷺ کا دیدار ہو سکتا ہے؟ کیا اس طرح صحابی ہونے کا حکم ہوگا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Fsd-8718 تاریخ:25-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دیدار نہیں ہو سکتا اور جو بعض افراد سے منقول ہے، وہ درست نہیں، وگرنہ انہیں صحابی کہا جاتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا بیداری میں دیدار ہو سکتا ہے؟ نیز بیداری میں دیدار کرنے والے کو صحابی کہا جائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نیند اور بیداری میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار ممکن ہے اور اس پر محدثین کا اتفاق ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک لمحہ کے لیے موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد ہمیشہ کے لیے اپنی قبر انور میں حیاتِ حقیقی دنیاوی روحانی وجسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، جہاں چاہیں، جب چاہیں اپنے جسم حقیقی یا روحانی یا مثالی کے ساتھ تشریف لے جاسکتے ہیں اور اپنے جس امتی کو جیسے چاہیں اپنے دیدار سے مشرف فرماسکتے ہیں۔

**جمالِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دیدار کی تین صورتیں:**

(1) جمالِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دیدار کرنے والا جسم حقیقی کا دیدار کرتا ہے، جیسے نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے جسم حقیقی کے ساتھ دیکھا۔

**(2)** دیدار کرنے والا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صرف روح اقدس کو دیکھتا ہے، جو صورت مرئیہ (یعنی انسانی پیکر میں) ظاہر ہوتی ہے اور اس روح کا تعلق آپ کے قبر انور میں موجود جسم اطہر کے ساتھ قائم ہوتا ہے، جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی اور کی صورت میں آتے تھے، حالانکہ وہ اس وقت بھی سدرۃ المنتہی پر موجود ہوتے تھے۔

**(3)** دیدار کرنے والا شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مثالی کی زیارت کرتا ہے، جس کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مجردہ قدسیہ کا تعلق ہوتا ہے اور یہ جسم مثالی ایک وقت میں متعدد مقامات پر بھی ہو سکتے ہیں۔

بعض علمائے کرام نے جسم حقیقی و مثالی کی پہچان کا ایک طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار ایسی صورت و ہیئت میں کیا، جو معروف ہے (یعنی جو ہیئت احادیث میں بیان کی گئی ہے)، تو اس نے جسمِ حقیقی کو دیکھا اور جس نے اس معروف صورت و ہیئت کے علاوہ پر دیدار کیا، تو اس نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کے جسمِ مثالی کو دیکھا۔

**البتہ بیداری میں دیدار کرنے والے کو صحابی نہیں کہا جاسکتا**، کیونکہ صحابی وہ ہے، جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی معروف حیاتِ ظاہری میں ایمان کے ساتھ آپ کی زیارت کرے اور جو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ کی زیارت کرے، خواہ وہ بیداری میں کرے، وہ صحابی نہیں۔

## بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، معجم کبیر للطبرانی، کنزالعمال اور دیگر کتبِ حدیث میں ہے: ”أن أبا هريرة قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول: من رآنی فی المنام فسيرانی فی اليقظة، ولا يتمثل الشيطان بي“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی

دیکھے گا اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

**(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، ج06، ص2567، مطبوعہ دار ابن کثیر)**

مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں سبل الھدی والرشاد میں ہے:"قال الامام أبو محمد بن أبي جمرة في (تعليقه) على الأحاديث التي انتقاها من البخاري هذا الحديث يدل على أن من رآه صلى الله عليه وسلم في النوم فسيراه في اليقظة وهل هذا على عمومه في حياته وبعد مماته أو هذا في حياته؟ وهل ذلك لكل من رآه مطلقا أو خاص بمن فيه الأهلية والاتباع لسنته، واللفظ على العموم ومن يدعي الخصوص فيه بغير مخصص منه صلى الله عليه وسلم فمتعسف"

ترجمہ: امام ابو احمد بن ابو جمرہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بخاری کی منتخب احادیث پر اپنی تعلیق میں فرمایا: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب میں دیکھا، وہ عنقریب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بیداری میں بھی دیکھے گا اور کیا یہ بات آپ کی حیات اور ظاہری وصال کے بعد (دونوں) کو عام ہے یا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات کے ساتھ (ہی خاص) ہے؟ اور کیا یہ فضیلت مطلقاً ہر دیکھنے والے کے لیے ہے یا اس کے ساتھ خاص ہے کہ جس میں اہلیت ہو اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کی سنت کی اتباع ہو؟ (جواب یہ ہے کہ حدیث کے) لفظ عام ہیں اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کے خاص کیے بغیر خود سے اس حدیث کے خاص ہونے کا دعوی کرے، وہ زیادتی کرنے والا ہے۔

**(سبل الھدی والرشاد، ج10، ص465، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، لبنان)**

علامہ عبد الرؤوف مناوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:"قال جمع منهم ابن أبي جمرة: بل يراه في الدنيا حقيقة۔۔۔ وقد نص على إمكان رؤيته بل وقوعها أعلام منهم حجة الإسلام "ترجمہ: ایک جماعت نے کہا، جن میں سے ابن ابو جمرہ بھی ہیں کہ (جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کو خواب میں دیکھا) وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کو دنیا میں حقیقتاً دیکھے گا۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کو (بیداری میں) دیکھنے کے ممکن ہونے، بلکہ اس کے واقع ہونے پر بہت سے علماء نے نص وارد کی

ہے، جن میں سے حجۃ الاسلام (امام غزالی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ) بھی ہیں۔

**(فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج06، ص132، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)**

علامہ فضلِ رسول بدایونی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "اعلم انه لا خلاف بين الحفاظ فی جواز رؤيته صلی اللہ علیه وسلم يقظة و مناما "ترجمہ: جان لو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کو بیداری اور خواب میں دیکھنے کے جائز ہونے کے بارے میں حفاظ الحدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

**(المعتقد المنتقد، صفحہ 132، مطبوعہ دار اھل السنہ)**

## نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیداری میں انبیائے کرام علیھم السلام کا دیدار کرنا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جسم حقیقی کے ساتھ دیکھنے کے متعلق حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مررت علی موسیٰ ليلة اسری بي عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي في قبره "ترجمہ: معراج کی رات میں موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلام کی قبر مبارک کے پاس سے گزرا جو (ریت کے) سرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ **(صحیح المسلم، ج07، ص102، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرہ، ترکیا)**

مذکورہ حدیث پاک کے تحت الحاوی للفتاوی میں ہے: "وهذا صريح فی اثبات الحياة لموسی فانه وصفه بالصلاة وانه كان قائما ومثل هذا لا يوصف به الروح وانما وصف به الجسد وفی تخصيصه بالقبر دليل علی هذا فانه لو كان من اوصاف الروح لم يحتج لتخصيصه بالقبر فان احدا لم يقل ان ارواح الانبياء مسجونة فی القبر مع الاجساد وارواح الشهداء او المؤمنين فی الجنة "ترجمہ: اور یہ حدیث پاک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلام کی حیات کے ثبوت میں صریح ہے کہ ان کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے (کی حالت) کو بیان کیا گیا ہے اور اس صورت (یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے) کو روح سے نہیں، بلکہ جسم کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے اور موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلام کے نماز پڑھنے کو قبر مبارک کے ساتھ خاص کرنے میں اس بات پر دلیل ہے کہ اگر حیات روح کے اوصاف سے ہوتی، تو اِسے قبر مبارک

کے ساتھ بیان کرنے کی کوئی حاجت نہ تھی کہ کسی نے بھی اس انداز سے بیان نہیں کیا کہ انبیاء کی روحیں اپنے جسموں کے ساتھ قبر میں قید ہیں حالانکہ شہدا اور مومنین کی روحیں جنت میں ہیں۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص251، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت)**

حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھنے کے **متعلق** حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما سے روایت ہے: ”قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بین مكة والمدینة فمررنا بواد فقال: ای واد هذا؟ فقالوا: وادی الازرق، فقال: كاني انظر الی موسی علیه السلام فذكر من لونه وشعره شیئا لم یحفظه داود واضعا اصبعیه في اذنیه له جؤار الی اللہ بالتلبیة مارا بهذا الوادی قال: ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیة فقال: ای ثنیة هذه؟ قالوا: هرشی، او لفت، فقال: كاني انظر الی یونس علی ناقة حمراء علیه جبة صوف خطام ناقته لیف خلبة مارا بهذا الوادی ملبیا“ ترجمہ: ہم نے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان رات کے وقت سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے، تو آپ نے پوچھا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا: وادی ازرق ہے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے رنگ اور بالوں کے بارے میں کچھ بتایا، جو امام داؤد کو یاد نہیں رہے اور موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر اس وادی سے گزرتے ہوئے اللہ پاک کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے تلبیہ کے ساتھ جا رہے ہیں، حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما نے فرمایا کہ پھر ہم چلے، حتی کہ ہم ایک اور گھاٹی پر پہنچے، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہرشی یا لفت، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: گویا کہ میں یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان کے بدن پر اون کا جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے، وہ تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

**(الصحیح لمسلم، ج01، ص105، مطبوعه دار الطباعة العامره، ترکیا)**

الحاوی للفتاوی میں ہے:" وقال القرطبی فی التذکرۃ فی حدیث الصعقة نقلا عن شیخه: الموت لیس بعدم محض وانما هو انتقال من حال الی حال ویدل علی ذلك ان الشهداء بعد قتلهم وموتهم احیاء یرزقون فرحین مستبشرین وهذه صفة الاحیاء فی الدنیا، واذا کان هذا فی الشهداء فالانبیاء احق بذلك واولی وقد صح أن الأرض لا تأکل أجساد الأنبیاء وأنه صلی الله علیه وسلم اجتمع بالأنبیاء لیلة الاسراء فی بیت المقدس وفی السماء ورأی موسی قائما یصلی فی قبره، واخبر صلی الله علیه وسلم انه یرد السلام علی کل من یسلم علیه الی غیر ذلك مما یحصل من جملته القطع بان موت الانبیاء انما هو راجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکهم وان کانوا موجودین احیاء وذلك کالحال فی الملائکة فانهم موجودین احیاء ولا یراهم احد من نوعنا الا من خصه الله تعالی بکرامته"ترجمہ: امام قرطبی نے "التذکرۃ" میں حدیث صعقہ کے متعلق اپنے شیخ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موت عدم محض کو نہیں کہتے، بلکہ وہ خاص ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ شہید لوگ اپنے قتل و موت کے بعد زندہ رہتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، ہشاش بشاش رہتے ہیں اور یہ صفت دنیا میں زندہ رہنے والوں کی ہے اور جب شہداء کا یہ حال ہے، تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بدرجہ اولیٰ اس کے مستحق ہیں، اور یہ بات بھی پایہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ زمین انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَجسام کو نہیں کھاتی، نیز نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شبِ معراج انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بیت المقدس اور آسمانوں میں ملاقات کی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلام کو دیکھا کہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور خود پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا، میں اسے اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں، ان سب کے مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ظاہری وصال کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ہم سے اس طرح غائب ہیں کہ ہم ان کا ادراک نہیں کرسکتے، اگرچہ وہ زندہ و موجود ہیں اور ان کا حال فرشتوں کی طرح ہے کہ وہ زندہ و موجود ہیں، ہم میں سے

کوئی ان کو نہیں دیکھ سکتا سوائے ان اولیاء کے جن کو اللہ پاک نے اپنی کرامات کے ساتھ مخصوص فرمایا۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص250، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

## بیداری میں صحابہ کرام کا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار کرنا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کا بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دیدار کرنے کے متعلق الحاوی للفتاوی میں ہے:"قال عبد اللہ بن سلام: ثم أتيت عثمان لأسلم عليه وهو محصور فقال: مرحبا بأخي، رأيت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم في هذه الخوخة فقال: يا عثمان حصروك؟ قلت: نعم، قال: عطشوك؟ قلت: نعم، فأدلى لي دلوا فيه ماء فشربت حتى رويت حتى إني لأجد برده بين ثديي وبين كتفي، فقال: إن شئت نصرت عليهم، وإن شئت أفطرت عندنا، فاخترت أن أفطر عنده، فقتل ذلك اليوم۔۔۔وهذه القصة مشهورة عن عثمان مخرجة في كتب الحديث بالإسناد أخرجها الحارث بن أبي أسامة في مسنده وغيره، وقد فهم المنصف منها أنها رؤية يقظة"ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا، درحال کہ ان کا گھراؤ کر لیا گیا تھا، تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے بھائی !خوش آمدید۔ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس روشن دان میں دیکھا، تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عثمان ! لوگوں نے تمہارا گھراؤ کر لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی، فرمایا: تمہیں پیاسا رکھا ہے، عرض کی: جی، تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری طرف ایک ڈول بڑھایا، جس میں پانی تھا، میں نے اس سے پانی پیا، یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا، میں اس کی ٹھنڈک اپنے سینے اور کندھوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں، پھر حضور علیہ الصلوۃ والسّلام نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہاری ان لوگوں کے خلاف مدد کی جائے اور اگر چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو، تو میں نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس افطار کرنے کو اختیار کیا، پھر حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو اسی دن شہید کر دیا گیا۔۔۔اور یہ حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا مشہور واقعہ ہے جو کتبِ حدیث میں اسناد

کے ساتھ منقول ہے، اس واقعے کو حارث بن ابی سلمہ نے اپنی مسند میں اور ان کے علاوہ نے نقل کیا اور مصنف نے اس سے یہ سمجھا ہے کہ یہ دیدار بیداری کی حالت میں تھا۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص315، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)**

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دیدار کے متعلق المجالس الوعظیۃ میں ہے: ”حكي عن ابن عباس رضى الله عنه أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فتذكر هذا الحديث، وبقي يفكر فيه، ثم دخل على بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم وهي ميمونة فقص عليها قصته، فقامت وأخرجت له مرآته صلى الله عليه وسلم قال: فنظرت في المرأة فرأيت صورة النبي صلى الله عليه وسلم ولم أر لنفسي صورة“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب میں دیکھا، تو انہیں یہ حدیث (جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا) یاد آئی اور وہ اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے، پھر وہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کسی زوجہ حضرت میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس گئے اور انہیں اپنا واقعہ بیان کیا، تو حضرت میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا اٹھیں اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آئینہ نکالا، حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: جب میں نے اس آئینے میں دیکھا، تو میں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کی صورت کو دیکھا، اپنے آپ کو نہ دیکھا۔

**(المجالس الوعظیۃ فی شرح أحادیث خیر البریہ، ج02، ص191، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)**

الحاوی للفتاوی میں ہے: ”قد ذكر عن بعض الصحابة أظنه ابن عباس أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فتذكر هذا الحديث وبقي يفكر فيه ثم دخل على بعض أزواج النبي أظنها ميمونة فقص عليها قصته، فقامت وأخرجت له مرآته صلى الله عليه وسلم قال: فنظرت في المرآة فرأيت صورة النبي صلى الله عليه وسلم ولم أر لنفسي صورة“ ترجمہ: بعض صحابہ کرام

رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَ کے بارے میں، میرے خیال میں حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب میں دیکھا، تو انہیں یہ حدیث (جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا) یاد آئی اور وہ اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے، پھر وہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کسی زوجہ، میرا خیال ہے کہ حضرت میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس گئے اور انہیں اپنا واقعہ بیان کیا، تو حضرت میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا اٹھیں اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آئینہ نکالا، (حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ) جب میں نے اس آئینے میں دیکھا، تو میں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صورت کو دیکھا، اپنے آپ کو نہ دیکھا۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص308، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)**

## صالحینِ امت کا بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دیدار کرنا:

حضرت علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیداری میں دیدار مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرنے کے متعلق امام شہاب الدین قسطلانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نقل کرتے ہیں: "كنت وأنا ابن خمس سنين أقرأ القرآن على رجل يقال له الشيخ يعقوب، فأتيته يوما فرأيت إنسانا يقرأ عليه سورة الضحى--- فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم يقظة لا مناما وعليه قميص أبيض قطن، ثم رأيت القميص على فقال لى: اقرأ فقرأت عليه سورة والضحى وألم نشرح ثم غاب عنى، فلما بلغت إحدى وعشرين أحرمت بصلاة الصبح بالقرافة فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم قبالة وجهى فعانقنى فقال لى: وأما بنعمة ربك فحدث" ترجمہ: میری عمر پانچ سال تھی اور میں شیخ یعقوب کے پاس قرآنِ پاک پڑھتا تھا، میں ایک دن ان کے پاس آیا، تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو سورہ والضحی پڑھ رہا تھا ---پھر میں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بیداری میں دیکھا، نہ کہ خواب میں اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم اطہر پر سفید سوتی قمیض تھی، پھر میں نے وہ قمیض اپنے اوپر دیکھی، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے مجھ سے فرمایا: پڑھو، تو میں نے سورۃ الضحی اور الم نشرح کی تلاوت کی، پھر حضور علیہ

الصلوٰۃ والسّلام مجھ سے روپوش ہو گئے۔ جب میں اکیس سال کا ہوا، تو میں نے مقام قرافہ میں فجر کی نماز کی نیت باندھی، تو میں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے سامنے پایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے مجھے گلے سے لگایا اور فرمایا: وأما بنعمة ربك فحدث (اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)۔

**(المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ، ج02، ص373، مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ، القاھرہ، مصر)**

شیخ خلیفہ نہر ملکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے متعلق سبل الھدی والرشاد میں ہے: ”قال الشيخ سراج الدين بن الملقن في طبقات الأولياء في ترجمة الشيخ خليفة النهر ملكي: كان كثير الرؤية لرسول الله صلى الله عليه وسلم يقظة ومناما فكان يقال: أن أكثر أفعاله متلقاة منه بأمر منه إما يقظة وإما مناما “ترجمہ: شیخ سراج الدین بن الملقن نے "طبقات الاولياء" میں شیخ خلیفہ نہر ملکی کے تعارف میں لکھا ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ خواب اور بیداری میں کثرت سے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرنے والے تھے اور کہا جاتا تھا کہ آپ کے اکثر افعال بیداری یا خواب میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیے گئے حکم سے ہیں۔

**(سبل الھدی والرشاد، ج10، ص467، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)**

علامہ محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”وقعت رؤيته صلى الله عليه وسلم بعد وفاته لغير واحد من الكاملين من هذه الامة والا خذ منه يقظة قال الشيخ سراج الدين بن الملقن في طبقات الاولياء :قال الشيخ عبدالقادر الكيلاني قدس سره: رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قبل الظهر فقال لي: يا بني لم لا تتكلم؟ قلت: يا ابتاه أنا رجل اعجم كيف اتكلم على فصحاء بغداد فقال: افتح فاك ففتحته فتفل فيه سبعا وقال: تكلم على الناس وادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فصليت الظهر وجلست وحضرني خلق كثير فارتج علي فرايت عليا كرم الله تعالى وجهه قائما بازائي في المجلس فقال لي: يا بني لم لا تتكلم؟ قلت: يا أبتاه قد أرتج علي فقال: افتح فاك ففتحته فتفل فيه ستا فقلت: لم لا تكملها سبعا قال: أدبا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم توارى عني “ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد اس امت سے ایک سے زیادہ کاملین نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی ہے اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیداری میں فیض حاصل کیا ہے۔ شیخ سراج الدین بن ملقن رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "طبقات الاولیاء "میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے بیان کیا کہ میں نے ظہر سے پہلے حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اے میرے نانا جان (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فصحاء کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: بیٹا! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب عزوجل کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ، پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے، اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: اے میرے فرزند! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب ڈالا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے، پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔

**(تفسیر روح المعانی، ج11، ص214، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

اِسی میں ہے:"الشيخ خليفة بن موسى النهرملكي: كان كثير الرؤية لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقظة ومناما فكان يقال: إن أكثر أفعاله يتلقاه منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقظة ومناما ورآه في ليلة واحدة سبع عشرة مرة قال له في إحداهن: يا خليفة لا تضجر مني فكثير من الأولياء مات بحسرة رؤيتي، وقال الشيخ تاج الدين بن عطاء الله في لطائف المنن:

قال رجل للشيخ أبي العباس المرسي يا سيدي صافحني بكفك هذه فإنك لقيت رجالا وبلادا فقال: والله ما صافحت بكفي هذه إلا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: وقال الشيخ لو حجب عني رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طرفة عين ما عددت نفسي من المسلمين، ومثل هذه النقول كثير من كتب القوم جدا" ترجمہ: شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیند اور بیداری میں بکثرت زیارت کرتے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نیند اور بیداری میں اکثر افعال حاصل کیے اور ایک بار انہوں نے ایک رات میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سترہ مرتبہ زیارت کی، ایک دفعہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اے خلیفہ! میری زیارت کے لیے بے قرار نہ ہوا کرو، کیونکہ بہت سے اولیاء میری زیارت کی حسرت میں وفات پا گئے۔ اور شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "لطائف المنن" میں لکھا ہے کہ ایک شیخ نے شیخ ابو العباس مرسی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کہا: یاسیدی! اپنے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے، انہوں نے کہا: میں نے اس ہاتھ سے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کسی اور سے مصافحہ نہیں کیا۔ شیخ سراج الدین بن ملقن رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اور شیخ مرسی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا کہ اگر رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پلک جھپکنے کی مقدار بھی میری نظروں سے اوجھل ہوں، تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہیں کرتا، اس طرح کے بہت سے اقوال کتابوں میں منقول ہیں۔

**(تفسیر روح المعانی، جلد 11، صفحہ 214، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

فتاوی حدیثیہ میں ہے: "(وسئل) نفع الله بعلومه ورضى عنه هل يمكن الآن الاجتماع بالنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في اليقظة والتلقي منه (فاجاب) بقوله نعم يمكن ذلك فقد صرح بأن ذلك من كرامات الأولياء الغزالي والبارزي والتاج السبكي والعفيف اليافعي من الشافعية والقرطبي وابن أبي جمرة من المالكية وقد حكى عن بعض الأولياء أنه حضر مجلس فقيه فروى

ذلك الفقيه حديثا، فقال له الولي هذا الحديث باطل قال ومن أين لك هذا قال هذا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واقف على راسك يقول إني لم أقل هذا الحديث و كشف للفقيه فرآه "ترجمہ: علامہ ابن حجر ہیتمی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے سوال کیا گیا کہ کیا اب بھی نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیداری میں ملاقات اور علم کا حصول ممکن ہے؟ تو جواب ارشاد فرمایا: ہاں! یہ ممکن ہے اور یہ اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَامُ کی کرامات میں سے ہے۔ علمائے شافعیہ میں سے امام غزالی، بازری، تاج الدین سبکی اور عفیف یافعی، علمائے مالکیہ میں سے امام قرطبی اور ابن ابی جمرہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَامُ نے اس کی تصریح کی ہے، منقول ہے کہ ایک ولی اللہ کی مجلس میں ایک فقیہ آئے، پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی، اس ولی اللہ نے کہا: یہ حدیث باطل ہے، فقیہ نے پوچھا: آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ کہا کہ آپ کے سر کے پاس نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہوئے فرما رہے ہیں کہ یہ میرا فرمان نہیں ہے، پھر اس ولی اللہ نے اس فقیہ کے لیے پردے اٹھوا دیئے اور فقیہ نے بھی نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کر لی۔

**(الفتاوی الحدیثیہ، صفحہ 211، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

سبل الھدی والرشاد میں ہے:" ثم قال فذكر عن السلف والخلف وهلم جرا عن جماعة ممن كانوا رأوه صلى الله عليه وسلم في النوم وكانوا مما يصدقون بهذا الحديث فرأوه بعد ذلك يقظة وسألوه عن أشياء كانوا منها متشوشين فأخبرهم بتفريجها ونص لهم على الوجوه التي منها يكون فرجها" ترجمہ: پھر فرمایا کہ سلف سے لے کر خلف تک مسلسل ایک جماعت سے منقول ہے کہ جنہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حدیث کی تصدیق کرتے تھے، پھر انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کو بیداری میں بھی دیکھا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام سے ان مسائل و مشکلات کے متعلق سوال کیا، جن میں وہ پریشانی کا شکار تھے، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسَّلام نے انہیں، مشکلات کے حل کے طریقے بتائے۔

**(سبل الھدی والرشاد، ج10، ص465، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، لبنان)**

الحاوی للفتاوی میں ہے:"قال البارزي: وقد سمع من جماعة من الأولياء في زماننا وقبله أنهم رأوا النبي صلى الله عليه وسلم في اليقظة حيا بعد وفاته"ترجمہ: علامہ بارزی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا: ہمارے اور پچھلے زمانے کے اولیاء کی ایک جماعت سے یہ بات سنی گئی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کے وصالِ ظاہری کے بعد بیداری میں زندہ دیکھا ہے۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص311، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)**

## نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم حقیقی، روحانی یا مثالی کی زیارت اور پہچان:

علامہ جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بیداری میں جسم حقیقی و مثالی کی زیارت کے متعلق احادیث و اقوالِ ائمہ نقل کرنے کے بعد ان سب کا ماحصل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"فحصل من مجموع هذه النقول والأحاديث أن النبي صلى الله عليه وسلم حي بجسده وروحه، وأنه يتصرف ويسير حيث شاء في أقطار الأرض وفي الملكوت وهو بهيئته التي كان عليها قبل وفاته لم يتبدل منه شيء، وأنه مغيب عن الأبصار كما غيبت الملائكة مع كونهم أحياء بأجسادهم، فإذا أراد الله رفع الحجاب عمن أراد إكرامه برؤيته رآه على هيئته التي هو عليها، لا مانع من ذلك، ولا داعي إلى التخصيص برؤية المثال"ترجمہ: ان تمام احادیث اور اقوال کے مجموعے کا حاصل یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جسم اطہر اور روحِ مبارک کے ساتھ زندہ ہیں، تصرف کرتے اور زمین و آسمان میں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی ہیئت پر ہیں جس پر ظاہری وصال سے پہلے تھے کہ اس میں کچھ تبدیلی نہ ہوئی اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہماری آنکھوں سے اسی طرح پردے میں ہیں، جس طرح ملائکہ اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہونے کے باوجود پردے میں ہیں۔ جب اللہ تعالی کسی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دیدار سے عزت دینے کے ارادے سے پردے کو اٹھانا چاہتا ہے، تو وہ شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اسی ہیئت پر دیکھ لیتا ہے جس پر آپ ہیں، نہ تو کوئی چیز اس سے مانع ہے اور نہ ہی جسم مثالی

کو دیکھنے کی تخصیص کا کوئی داعی ہے۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص 319، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان)**

مزید قاضی ابو بکر بن عربی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے لکھتے ہیں: "فصل القاضي أبوبكر بن العربي فقال: رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بصفته المعلومة إدراك على الحقيقة، ورؤيته على غير صفته إدراك للمثال، وهذا الذي قاله في غاية الحسن، ولا يمتنع رؤية ذاته الشريفة بجسده وروحه، وذلك لأنه صلى الله عليه وسلم وسائر الأنبياء أحياء ردت إليهم أرواحهم بعد ما قبضوا وأذن لهم بالخروج من قبورهم "ترجمہ: قاضی ابو بکر بن عربی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی معلوم صفت پر دیکھنا آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی حقیقت کا ادراک کرنا ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو آپ کی معلوم صفت کے علاوہ پر دیکھنا، آپ کی مثال کا ادراک کرنا ہے اور یہ بات نہایت عمدہ ہے۔ اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات مقدسہ کو جسم اور روح کے ساتھ دیکھنا، ناممکن نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور تمام انبیاء زندہ ہیں، ان کی ارواح قبض کیے جانے کے بعد دوبارہ لوٹا دی گئیں اور انہیں قبروں سے نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔

**(الحاوی للفتاوی، ج02، ص 316-317، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان)**

علامہ عبد الرؤوف مناوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "سئل شيخ الاسلام زكريا۔۔۔**هل المرئي ذاته صلى الله عليه وسلم أو روحه أو مثل ذلك؟** أجاب۔۔۔رؤية المصطفى صلى الله عليه وسلم بصفته المعلومة إدراك لذاته ورؤيته بغير صفته إدراك لمثاله "ترجمہ: شیخ الاسلام زکریا رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے پوچھا گیا کہ نظر آنے والی نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہوتی ہے یا روح یا مثال ہوتی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی معلوم صفت پر دیکھنا آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی حقیقت کا ادراک کرنا ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو آپ کی معلوم صفت

کے علاوہ پر دیکھنا آپ کی مثال کا ادراک کرنا ہے۔

**(فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد6، صفحہ132، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)**

روح المعانی میں ہے:" المرئي إما روحه صلى الله عليه وسلم التي هي أكمل الأرواح تجردا وتقدسا بأن تكون قد تطورت وظهرت بصورة مرئية بتلك الرؤية مع بقاء تعلقها بجسده الشريف الحي في القبر السامي المنيف على حد ما قاله بعضهم من أن جبريل عليه السلام مع ظهوره بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم في صورة دحية الكلبي أو غيره لم يفارق سدرة المنتهى "ترجمہ: جو چیز دیکھنے میں آتی ہے وہ یا نبی کریم صَلَّى الله تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روح مبارک ہے جو پاکیزگی و تقدس کے لحاظ سے تمام روحوں میں سب سے زیادہ کامل ہے۔ اس طرح کہ وہ روح مبارک صورتِ مرئیہ میں اس رؤیت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، یوں کہ روح اقدس کا تعلق حضور صَلَّى الله تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس جسد مبارک کے ساتھ باقی ہے جو قبر مبارک میں زندہ ہے۔ یہ قول بعض محققین کے اس قول کے بالکل مطابق ہے کہ جبریل جب رسول اللہ صَلَّى الله تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے حضرت دحیہ کلبی وغیرہ کی صورت میں حاضر ہوتے تھے، تو سدرۃ المنتہی سے جدا نہ ہوتے تھے۔ (یعنی جبریل امین زمین پر بھی ہیں اور اسی وقت سدرۃ المنتہی پر بھی موجود ہیں)۔

**(روح المعانی، ج11، ص216-215، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

مدارج النبوۃ میں ہے:"اس کے بعد اگر کہیں کہ رب تعالیٰ نے حضور کے جسم پاک کو ایسی حالت و قدرت بخشی ہے کہ جس مکان میں چاہیں تشریف لے جائیں، خواہ بعینہٖ اس جسم سے، خواہ جسم مثالی سے، خواہ آسمان پر، خواہ قبر میں تو درست ہے۔"

**(مدارج النبوۃ، ج02، ص450، مطبوعہ مرکزِ اہلسنت برکاتِ رضا)**

جاء الحق میں ہے:"قوتِ قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کفِ دست کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور صدہا کوس پر حاجتمندوں کی حاجت روائی

کرے، یہ رفتار خواہ صرف روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔" (جاء الحق، صفحہ 349، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ، کراچی)

مقالاتِ کاظمی میں ہے: "**حضور** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا جمال دیکھنے میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دیکھنے والے نے حضور کی ذات اقدس اور روح مبارک کو دیکھا اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جمال محمدی دیکھنے والا حضور سید عالم** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے اس مبارک جسم مثالی کو دیکھ رہا ہے**، جس کے ساتھ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روح مجردہ قدسیہ متعلق ہے اور اس امر سے کوئی شے مانع نہیں ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مثالی اجسام بے شمار تعداد میں متعدد ہو جائیں۔"

(مقالات کاظمی، ج 03، ص 197، مطبوعہ کاظمی پبلی کیشنز)

## اجسام مثالیہ کا تعدد:

فقہاء اور صوفیاء اجسام مثالیہ کے تعدد کا اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جسے امام احمد علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "مسندِ احمد" میں نقل کیا، چنانچہ حضرت قرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: "أن رجلا كان يأتي النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له، فقال له: النبي صلى الله عليه وسلم: أتحبه؟ فقال: يا رسول الله، أحبك الله كما أحبه، ففقده النبي صلى الله عليه وسلم، فقال ما فعل ابن فلان؟ قالوا: يا رسول الله، مات، فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأبيه: أما تحب أن لا تأتي بابا من أبواب الجنة، إلا وجدته ينتظرك؟فقال رجل: يا رسول الله، أله خاصة أم لكلنا؟ قال: بل لكلكم "ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ آپ سے اتنی محبت کرے جتنی میں اس سے محبت کرتا ہوں، پھر پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے بیٹے کو نہیں دیکھا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا: فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وہ فوت ہو گیا ہے، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے اس کے باپ سے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازہ سے بھی داخل ہو تمہارا بیٹا اس دروازہ پر (پہلے سے) موجود تمہارا انتظار کر رہا ہو۔ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم سب کے لیے ہے۔ **(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج24، ص361، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)**

مذکورہ بالا حدیث کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "وفيه إشارة إلى خرق العادة من تعدد الأجساد المكتسبة، حيث إن الولد موجود في كل باب من أبواب الجنة" ترجمہ: اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ بطورِ خرقِ عادت اجسادِ مثالیہ متعدد ہوتے ہیں، کیونکہ وہ بچہ (بیک وقت) جنت کے ہر دروازہ پر موجود ہو گا۔

**(مرقاۃ المفاتیح، ج3، ص1253، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "ولا تباعد من الأولياء حيث طويت لهم الأرض، وحصل لهم أبدان مكتسبة متعددة، وجدوها في أماكن مختلفة في آن واحد" ترجمہ: جب اولیاء اللہ کے لیے زمین لپیٹ دی جاتی ہے، تو ان کے لیے ایسے اجساد مثالیہ کا تعدد بعید نہیں ہے جو آنِ واحد میں مختلف مقامات پر موجود ہوتے ہیں۔ **(مرقاۃ المفاتیح، ج03، ص1183، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

تفسیر روح المعانی میں ہے: "جسد مثالي تعلقت به روحه صلى الله عليه وسلم المجردة القدسية، ولا مانع من أن يتعدد الجسد المثالي إلى ما لا يحصى من الأجساد مع تعلق روحه القدسية عليه من الله تعالى ألف ألف صلاة وتحية بكل جسد منها ويكون هذا التعلق من قبيل تعلق الروح الواحدة بأجزاء بدن واحد ولا تحتاج في إدراكاتها وإحساساتها في ذلك التعلق إلى ما تحتاج إليه من الآلات في تعلقها بالبدن في الشاهد" ترجمہ: جسم مثالی جس کے ساتھ پاکیزہ و مقدس روح متعلق ہے اور اس سے کوئی شے مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مثالی جسم لاتعداد ہو جائیں اور روح قدسیہ کا تعلق ہر جسم سے رہے، (ہر جسم پر) لاکھوں سلامتیاں

اور رحمتیں نازل ہوں۔ اور یہ تعلق بالکل ایسا ہے، جیسا کہ ایک روح ایک بدن کے الگ الگ اجزاء واعضاء سے بیک وقت پورا پورا تعلق رکھتی ہے اور مثالی جسموں میں وہ روح اپنے ادراکات واحساسات میں ان آلات کی قطعا محتاج نہیں ہوتی، جن کی ضرورت اسے کسی مشاہدہ کرنے والے شخص میں اس کے بدن کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

**(روح المعانی، ج11، ص216-215، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)**

شیخِ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"بعض محققین ابدال کی وجہ تسمیہ میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں جب کسی جگہ جانا مقصود ہوتا ہے، تو وہ پہلی جگہ اپنے بدلے میں اپنی مثال چھوڑ کر جاتے ہیں اور سادات صوفیہ کے نزدیک عالمِ اجسام اور ارواح کے درمیان ایک عالمِ مثال بھی ثابت ہے، جو عالمِ اجسام سے لطیف اور عالمِ ارواح سے کثیف ہوتا ہے اور روحوں کا مختلف صورتوں میں متمثل ہونا اسی عالم مثال پر مبنی ہے۔" **(جذب القلوب، صفحہ193، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)**

## بیداری میں زیارت رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کرنے والے کا صحابی نہ ہونا:

السراج المنیر شرح جامع الصغیر میں ہے:"حمله ابن أبي جمرة وطائفة على أنه يراه في الدنيا حقيقة ويخاطبه وإن ذلك كرامة من كرامات الأولياء وقال ابن حجر هذا مشكل جدا لأنه يلزم أن يكون هؤلاء أصحابه وتبقى الصحابة إلى يوم القيامة ولأن جمعا ممن رآه في المنام لم يره في اليقظة والخبر الصادق لا يختلف وأقول الجواب على الأول منع الملازمة لأن شرط الصحبة أن يراه وهو في عالم الدنيا وذلك قبل موته واما رؤيته بعد الموت وهو في عالم البرزخ فلا تثبت بها الصحبة وعن الثاني أن الظاهر ان من لم يبلغ درجة الكرامات ممن هو في عموم المؤمنين إنما تقع له رؤيته قرب موته عند طلوع روحه۔۔۔ويكرم الله به من شاء قبل ذلك فلا يتخلف الحديث وأما أصل رؤيته صلى الله عليه وسلم في اليقظة فقد نص على إمكانها ووقوعها جماعة من الأئمة "ترجمہ: ابن ابو جمرہ اور ایک گروہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ وہ (خواب میں

زیارت کرنے والا) دنیا میں حقیقتاً زیارت اور کلام بھی کرے گا اور یہ بات اولیاء کی کرامت کے قبیل سے ہے اور امام ابن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ یہ بات نہایت دشوار ہے، کیونکہ حقیقت میں دیکھنے کی صورت میں لازم آئے گا کہ دیکھنے والے صحابی ہو جائیں اور یوں صحابہ تا قیامت باقی رہیں گے اور دوسری بات یہ کہ جنہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خواب میں دیکھا، ان سب نے آپ کو بیداری میں نہیں دیکھا اور خبرِ صادق تو مختلف نہیں ہوتی۔ **اس کے جواب میں، میں یہ کہتا ہوں کہ پہلی بات (کہ حقیقت میں دیکھنے والے کا صحابی بن جانا) یہ لازم نہیں، کیونکہ صحابی ہونے کی شرط یہ ہے کہ حضور** علیہ الصلوٰۃ والسّلام **کو عالمِ دنیا میں دیکھنا اور یہ بات آپ** علیہ السلام **کے وصالِ ظاہری سے پہلے ہی ممکن تھی، وصالِ ظاہری کے بعد دیکھنا، جبکہ آپ عالم برزخ میں ہوں، اس سے صحابیت ثابت نہیں ہوتی۔** اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ جو شخص کرامات کے درجے کو نہ پہنچا ہو کہ جو عام مومن ہو، اسے (بیداری میں زیارت) اس کی موت کے قریب روح نکلتے وقت نصیب ہو گی۔۔۔اور جسے اللہ چاہے، اس سے پہلے نواز دے اور بہر حال نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیداری میں اصلاً زیارت کرنے کے ممکن ہونے اور واقع ہونے پر ائمہ کی جماعت نے نص وارد کی ہے۔ **(السراج المنیر شرح جامع الصغیر، ج3، ص359، مطبوعہ دار النوادر، لبنان)**

علامہ عبد الرؤوف مناوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: "قول ابن حجر يلزم عليه أن هؤلاء صحابة وبقاء الصحبة للقيامة رد بأن شرط الصحبة رؤيته على الوجه المتعارف" ترجمہ: امام ابن حجر کا یہ قول کہ اس (بیداری میں زیارت رسول کے ممکن ہونے) سے لازم آئے گا کہ وہ صحابہ ہو جائیں اور یوں صحابیت قیامت تک باقی رہے گی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحابیت کی شرط معروف طریقے سے (ظاہری حیات میں) دیدار کرنا ہے۔

**(فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج06، ص132، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)**

یونہی نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری میں ہے: "میں کہتا ہوں: جن کاملین نے خواب میں رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کے بعد بیداری میں آپ کی زیارت کی، اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ ان پر

صحابہ کا اطلاق کیا جائے، کیونکہ صحابہ وہ ہیں جو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات ظاہری میں ایمان کے ساتھ آپ کی زیارت کریں اور جو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد آپ کی زیارت کریں ان کا صحابی ہونا لازم نہیں آتا۔"

(نعمۃ الباری، ج15، ص799، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**الجواب صحیح**

مفتی محمد قاسم عطاری

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

14رجب المرجب1445ھ/25جنوری2024ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے